اہلِ سُنّت کی عظیم دینی درسگاہ

دار العُلوم النعیمیہ کراچی

پیشکش

مولٰنا جمیل احمد نعیمی

ناظم تعلیمات

پتا

بلاک نمبر ۱۵ گلستانِ مصطفیٰ فیڈرل "بی ایریا" کراچی فون ۶۸۴۲۳۶ / ۶۷۴۵۰۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

دینی اداروں کی ضرورت واہمیت

اسلامی نقطہ نگاہ سے دین ودنیا میں کوئی تفریق نہیں ہے بلکہ "دین" پورے نظام حیات کا نام ہے، قرآن کریم میں ارشاد باری ہے۔ "إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" بے شک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کاروبار زندگی کو آخرت کے معاملات سے الگ تھلگ رکھے، اس طرح اسلامی نقطہ نگاہ سے دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں، جب مسلمانوں کی حکومتیں اسلامی اصول کے مطابق قائم تھیں تو ان میں یہ تفریق نہ تھی، ایک ہی درسگاہ میں دین ودنیا کی تعلیم ہوتی تھی اور دونوں علوم کا مقصد ایک ہی تھا، یعنی اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنا، اگر سائنس کی تعلیم اس لیے دی جائے کہ طالب علم حقائق کائنات کی معرفت حاصل کرکے خالق کائنات کی معرفت حاصل کرے گا اور قانون فطرت کو قانون شریعت سے ہم آہنگ پاکر یقین کی اعلیٰ ترین منازل پر فائز ہوسکے گا، نیز سائنسی ایجادات کے ذریعہ خلق خدا کی خدمت کا اہم فریضہ انجام دے گا جو بجائے خود ایک عبادت ہے، تو پھر یہ سائنسی علوم کا حاصل کرنا دنیاوی علوم کا حاصل کرنا نہ ہوگا بلکہ دینی علوم کا ہی حاصل کرنا ہوگا کیونکہ ان کا مقصد دین ہے اور دوسری طرف اگر کوئی شخص تفسیر حدیث فقہ وغیرہ کا علم محض اس لیے حاصل کرتا ہے کہ ان علوم کے ذریعہ دنیا کمائے اور لوگ اس کو عالم کہیں تو اب یہ علم دین کا علم نہ رہا

بلکہ دنیا کا علم ہوگیا اور اس پر بجائے ثواب کے عذاب الٰہی کا خطرہ ہے، اسی حقیقت کی طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں اشارہ ہے "خوشخبری ہے اُس شخص کے لیے جس نے اپنی دنیا کو دین بنالیا، اور برائی ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے دین کو دنیا بنالیا" نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے" اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

لیکن اب ہمارے دَور میں جو مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہیں انہوں نے اپنے تعلیمی نظام سے دینی تعلیم کے حصہ کو الگ کر رکھا ہے۔ اور اگر کہیں کچھ دینی تعلیم ہے تو اس کو نظام تعلیم میں وہی جگہ دی گئی ہے جو عیسائیوں کے یہاں ہے، یعنی محض برائے تبرک، مثلاً یہ کہ صبح دعا کرائی گئی، یا کچھ قرآنی آیات اور احادیث یاد کرائی گئیں یا نماز پڑھنا سکھا دی گئی، ظاہر ہے کہ ان تمام چیزوں کا تعلق ایک مسلمان کی تمام زندگی سے ہے اس علم سے نہیں ہے جو وہ پڑھ رہا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ اصول دین کی تعلیم پورے نصاب تعلیم میں اس طرح رچ بس جائے جس طرح پھول میں خوشبو یا جسم میں روح ہوتی ہے۔

یہاں یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ "مدارس اسلامیہ" دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی علوم کی تعلیم کو اپنے یہاں کیوں رائج نہیں کرتے ہیں؟ اس کا جواب بالکل آسان ہے اور وہ یہ کہ تمام وسائل حکومتوں کے پاس ہیں، عوام کے ٹیکس جو تعلیم کے لیے ہیں وہ حکومت کے پاس ہیں، لہٰذا حکومت سے یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ دین کی تعلیم کا ایسا انتظام کرے کہ ہماری درسگاہوں سے مسلمان انجینئر، مسلمان ڈاکٹر، مسلمان سائنسدان، مسلمان جرنیل پیدا ہوں، نہ یہ کہ وہ مدارس جو عوام کے معمولی چندوں پر اپنی بقا کی جنگ لڑنے میں مصروف ہیں ان سے یہ مطالبہ کیا جائے کیونکہ ان کے پاس نہ عمارتیں ہیں، نہ کتب خانے ہیں، نہ کام کیلئے

عملہ ہے اور نہ مدرسین کے لیے معقول تنخواہیں ہیں، ان دینی اداروں میں اب بھی ایک ایسے مدرس کی تنخواہ جس نے اپنی تمام زندگی علم حاصل کرنے میں صرف کی ہے حکومت کے چپراسی کے برابر ہے بے پھر بھی وہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے خدمت دین میں مصروف رہتا ہے۔

یہ علم دین کی طاقت ہے کہ جب بھی امت مسلمہ پر کوئی برا وقت آیا ہے انہی اسلامی درسگاہوں کے تعلیم یافتہ علماء میدان عمل میں آئے ہیں اور سوئی ہوئی امت کو جگایا ہے، اگر آپ ہندستان کی تحریک آزادی، قیام پاکستان، جہاد کشمیر جہاد افغانستان، جہاد فلسطین اور دنیا بھر میں جہاں امت مسلمہ دشمنان اسلام سے نبرد آزما ہوئی، کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو علماء دین کو امت مسلمہ کی قیادت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے پائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دینی مدارس کی مسلمانوں کی قومی و ملی زندگی میں کیا اہمیت ہے۔

جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ دینی مدارس کا محض قرآن و سنت کی تعلیم تک محدود ہو جانا کوئی شرعی تقاضا نہیں ہے بلکہ شرعی مجبوری ہے، ایک طرف تو حکومتوں کی بے اعتنائی دوسری طرف یہ حقیقت ہے کہ علم اتنا پھیل چکا ہے کہ نہ تو ایک درسگاہ تمام علوم کی تعلیم کا بندوبست کر سکتی ہے اور نہ ہی ایک شخص تمام علوم کا ماہر ہو سکتا ہے، لہٰذا ایسے مدارس کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے جو دینی علوم کی تعلیم کے لیے مخصوص ہوں، الحمد للہ دارالعلوم نعیمیہ اس فریضہ کو بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے۔

کچھ نام کے متعلق

اس دارالعلوم کا نام "دارالعلوم نعیمیہ"، حضرت صدرالافاضل علامہ مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ہے، یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنے مدارس کو کسی نہ کسی بزرگ شخصیت کے نام سے معنون کرتے ہیں، اس کا ایک فائدہ اس شخصیت کو خراج عقیدت

پیش کرنا ہوتا ہے جس کی طرف دارالعلوم منسوب ہو۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز جو اہل سنت میں "صدرالافاضل" کے لقب سے مشہور ہیں، ۲۱ صفر ۱۳۰۰ھ/یکم جنوری ۱۸۸۳ء بروز پیر پیدا ہوئے، ۸ سال کی عمر میں حفظ قرآن کیا اردو فارسی اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں پھر مدرسہ امدادیہ میں مولانا سید گل محمد سے جو عظیم محدث تھے، درس نظامی اور دَورہ حدیث کی تکمیل کی، ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں فارغ التحصیل ہوئے آپ اپنے استاذ شاہ گل محمد رح کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رح کی کتب کا مطالعہ کرنے سے آپ ان کے عقیدتمند ہوگئے اعلیٰ حضرت نے آپ کو خلافت عطا کی، اعلیٰ حضرت آپ کی بہت قدر کرتے اور جہاں کہیں مناظرہ ہوتا تو آپ ہی کو بھیجتے، آپ کو مناظرہ میں عبور حاصل تھا عیسائیوں آریوں، روافض و خوارج اور قادیانیوں اور دوسرے بدمذہبوں کو آپ نے ہر میدان میں شکست دی، ۱۳۲۸ھ میں مرادآباد میں پہلا مدرسہ قائم ہوا جس کا نام "جامعہ نعیمیہ" رکھا گیا جو آج تک سرزمین ہند میں تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ انجام دے رہا ہے، یوں تو آپ اعلیٰ درجہ کے خطیب، مدرس، مفسر اور محدث تھے، لیکن شعر گوئی کا بھی پاکیزہ ذوق تھا، عربی، فارسی اور اردو میں روانی سے شعر کہتے تھے، مجموعہ کلام طبع ہو چکا ہے، آپ کی شہرت کو آپ کی بے مثال اردو تفسیر "خزائن العرفان" نے چار چاند لگائے جو دنیا بھر میں مقبول ہے، اور ترجمہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ طبع ہوتی رہتی ہے۔

امت مسلمہ کی سربلندی کے لیے ہندوستان میں جو تحریکیں اٹھیں آپ ان میں پیش پیش رہے خاص طور پر آپ کی سیاسی بصیرت کو اس وقت عروج حاصل ہوا جب آپ نے قیام پاکستان کے لیے بنارس میں "آل انڈیا سنی کانفرنس" منعقد

کی یہ کانفرنس ۱۹۴۶ء/۱۳۶۵ھ میں منعقد ہوئی۔ آپ اس کے ناظم اعلیٰ تھے، اس کانفرنس میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

" آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں، اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبوی کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو" (حیات صدرالافاضل ۱۸۹-۱۹۰)

اس کانفرنس کے بعد اس کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صدرالافاضل نے علماء اہل سنت کی معیت میں ہندوستان کے طول و عرض میں طوفانی دَورے کر کے رائے عامہ کو پاکستان کے حق میں استوار کیا۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء آپ حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا مفتی محمد عمر نعیمی اور مفتی غلام معین الدین نعیمی کے ہمراہ بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے لاہور آئے یہاں سے کراچی تشریف لائے اور یہاں علماء نے پاکستان کے دستور کی تیاری کا کام آپ کے سپرد کیا، لیکن آپ کراچی ہی میں علیل ہوگئے اور مرادآباد واپس پہنچے یہاں دَوران علالت دستور کی کچھ دفعات ہی تیار کرنے پائے تھے کہ وصال ہوگیا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن"۔ آپ کا مزار پُرانوار مرجع خلائق ہے، اس عظیم شخصیت کے نام پر پاک و ہند میں کئی دینی مدارس معنون ہیں۔

۱۹۵۱ء میں تاج العلماء حضرت مفتی محمد عمر النعیمی (م مارچ ۱۹۶۶ء)

۱۹۵۱ء میں پاکستان تشریف لائے آپ صدرالافاضل کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے، آپ کو سند خلافت بھی صدرالافاضل سے حاصل تھی، آپ نے

میں ایک دارالعلوم بنام مخزن عربیہ بحرالعلوم قائم کیا، یہ دارالعلوم

ایک مختصر جگہ میں جامع کلاتھ مارکیٹ کراچی کے عقب میں قائم رہا، حضرت مفتی صاحب کا وصال ۲۴ ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ (۳ مارچ ۱۹۶۶ء) کراچی میں ہوا اور مسجد دارالصلوٰۃ ناظم آباد (کراچی) میں مدفون ہوئے آپ کے وصال کے بعد یہ مدرسہ ختم ہوگیا، یہ صورت حال اہل سنت کے لیے نہایت تکلیف دہ تھی، چنانچہ حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی ، حضرت مولانا محمد اطہر نعیمی اور ناچیز نے مشورہ کے بعد طے کیا کہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ کے نام سے ایک دارالعلوم قائم کیا جائے اور یہ دارالعلوم وسیع و عریض رقبہ پر ہونا چاہیے، چنانچہ علماء کا ایک بورڈ تشکیل دیا گیا جس میں درج ذیل علماء شامل ہیں۔

(۱) مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری ، مینجنگ ٹرسٹی

(۲) مولانا پروفیسر منیب الرحمٰن - جنرل سیکرٹری و شیخ الادب

(۳) مولانا جمیل احمد نعیمی ، ٹرسٹی و ناظم تعلیمات۔

(۴) مفتی محمد اطہر نعیمی - ٹرسٹی و مفتی

(۵) مولانا سراج احمد نعیمی ٹرسٹی

(۶) مولانا حافظ محمد ازہر نعیمی ٹرسٹی

(۷) مولانا اقبال حسین نعیمی ٹرسٹی

کو ٹرسٹ بنا، اس ٹرسٹ نے دارالعلوم کے لیے زمین کے حصول کی کوششیں شروع کیں۔ بحمد اللہ ۱۹۷۴ء میں دو ایکڑ زمین فیڈرل "بی" ایریا نمبر ۱۵ میں کے، ڈی، اے نے دارالعلوم کے لیے الاٹ کردی یہ زمین S.T.4-B / S.T.4 بلاک ۱۵ میں واقع ہے۔

ابتداء میں دارالعلوم کچھ عرصہ کے لیے جامع مسجد رحمانیہ لیاقت آباد نمبر ۱ میں قائم رہا اس مسجد میں مفتی سید شجاعت علی قادری خطیب تھے لہٰذا یہ طے پایا کہ جب تک

دارالعلوم کے لیے کوئی جگہ میسر نہ ہو دارالعلوم عارضی طور پر یہاں خدمات انجام دے، اور جب کچھ طلبہ زائد ہوئے تو جامع مسجد برہانیہ لیاقت آباد نمبر ۳ میں طلبہ کے قیام کا انتظام کیا گیا، یہاں عارضی دارالاقامہ بنایا گیا، وہ عمارت تاحال مسجد مذکور میں موجود ہے، کچھ عرصہ بعد لیاقت آباد نمبر ۱ کے چوک پر ایک عمارت کا بالائی حصہ لیکر دارالعلوم اس میں قائم کیا گیا۔

سنگِ تاسیس دارالعلوم کو جو جگہ الاٹ ہوئی تھی وہ سخت ناہموار تھی، کئی جگہ نو نو فٹ گڑھے تھے، ان گڑھوں کو دیکھ کر ہمتیں کبھی کبھی جواب دیتی نظر آتی تھیں اور خیال پیدا ہوتا تھا کہ اس مہنگائی کے دور میں عمارت بنانا تو بجائے خود رہا ان گڑھوں کو بھی ہم پُر کر سکیں گے یا نہیں، تاہم اللہ پر توکل کر کے کام شروع کرنے کا عزم کر لیا، سنگ تاسیس بزرگوں کے ہاتھ رکھوایا جانا مسلمانوں کی قدیم روایت ہے، جب بزرگوں کی فہرست پر نگاہ ڈالی گئی تو غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کے نام پر اتفاق ہوا، بالآخر ۳۰ نومبر ۱۹۷۵ء کو دارالعلوم کی زمین پر ایک پُروقار و روح پرور اجتماع ہوا جس میں غزالی دوراں نے اپنے دست حق پرست سے دارالعلوم کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔

تعمیری مراحل اب تعمیری مراحل کا آغاز ہوا سب سے پہلے دارالعلوم کا دایاں حصہ تعمیر ہوا، یعنی جب آپ دروازے سے داخل ہوتے ہیں تو اس کی دائیں جانب جو عمارت ہے وہ تعمیر ہوئی، یہ ۹ کمروں پر مشتمل ہے اب اس حصہ کی تجدید و تحسین کا کام مکمل ہو گیا ہے، الحمد للہ اب گراؤنڈ فلور کے چار بلاک اور اوپر والی منزل کا ایک بلاک مکمل ہو چکا ہے، مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ دارالعلوم کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

مسجد نعیمی دارالعلوم کی زمین سے متصل ہی ۳ ہزار گز زمین مسجد کی ہے، اس پر

مسجد نعیمی تعمیر ہو چکی ہے، تاہم مسجد جتنی عظیم الشان بنی چاہیے تھی ویسی نہیں بن سکی ہے، اب ارادہ ہے کہ مسجد کی تعمیر جدید شایان شان طریقہ پر کی جائے، اگر کوئی صاحب خیر اس کام کو کل یا جزوی طور پر اپنے ذمہ لے لیں تو انشاء اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے، مسجد نعیمی میں نماز پنجگانہ اور جمعہ باقاعدگی سے جاری ہے۔

لائبریری

دار العلوم کی لائبریری ابھی ابتدائی مراحل میں ہے تاہم اس میں ضرورت کی تمام کتب موجود ہیں، خاص طور پر علماء سندھ کی کتب کے مخطوطات یا ان کی نقول نے لائبریری کو مزید شان عطا کی ہے، دار العلوم کو کتب کی اشد ضرورت ہے اصحاب خیر سے گزارش ہے کہ لائبریری کو کتب عنایت فرما کر طلبہ کی سرپرستی فرمائیں۔

مطبخ

دار العلوم میں قیام پذیر طلبہ کا ناشتہ اور کھانا دار العلوم کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ مطبخ ہے، یہ مطبخ بھی عوامی تعاون سے چلتا ہے، زندہ بکرے، یا گوشت، اجناس، اور نقد رقم سے مسلمان تعاون کرتے ہیں، اور جو حضرات پکا ہوا کھانا دینا چاہتے ہیں وہ پہلے سے انتظامیہ کو مطلع کر کے کھانا بھجوا دیتے ہیں، مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔

تعلیمی نظام

شرائط داخلہ

(۱) زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ میٹرک کے بعد بچہ کو باقاعدہ دینی تعلیم دلائی جائے تاکہ وہ بنیادی دنیادی علوم سے آگاہ ہو جائے۔ اور لکھنا پڑھنا سیکھنے کے باعث دینی علوم کو آسانی سے سمجھ سکے ورنہ بارہ سال کی عمر کا بچہ داخلہ کے لائق ہے،

(۲) درجہ حفظ میں جو طلبہ داخلہ لیں عام طور پر مدرسہ میں ان کے قیام کا انتظام نہیں ان کو اپنے گھر سے آنا ہوگا،

(۳) تمام طلبہ کو نماز باجماعت کی پابندی کرنا ہوگی اور اس کے لیے ان کو تنبیہ یا سرزنش کی جا سکے گی۔

(۴) اخلاقی جرائم پر سرزنش بھی ہوگی اور دار العلوم سے خارج بھی کیا جائے گا۔

(۵) کسی قسم کی عصبیت کا پرچار کرنا سخت ممنوع ہے اور ایسے طالب علم کو خارج کیا جائے گا۔

درس نظامی

بنیادی طور پر دار العلوم میں درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے درس نظامی کا نصاب جو تنظیم المدارس سے منظور شدہ ہے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

فاضل ادب عربی

السنہ الشرقیہ کے امتحانات کی اہمیت ہمارے ملک میں ہمیشہ سے رہی ہے، اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس امتحان کے بعد ایک طالب کا یہ استحقاق ہوتا ہے کہ وہ میٹرک، انٹر اور بی۔ اے کے امتحانات محض انگریزی کا پرچہ دیکر پاس کرے، پھر یونیورسٹی میں، ایم۔ اے اسلامیات یا ایم۔ اے عربی میں داخلہ لے لئے، گویا مدارس دینیہ کے طلبہ کے لیے اس امتحان سے یونیورسٹی میں داخلہ کا دروازہ کھل جاتا ہے اور ان امتحانات کے پاس کرنے کے بعد، اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں تدریسی خدمات انجام دینے کا موقع بھی مل جاتا ہے، نیز دوسرے سرکاری اداروں میں بھی کافی مواقع میسر آجاتے ہیں، مزید یہ کہ جو طلبہ درس نظامی سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں ان کے لیے یہ امتحان دینا آسان ہوتا ہے کیوں کہ اکثر کتب وہ پہلے ہی پڑھ چکے ہوتے ہیں اور بعد میں انگریزی کے امتحانات تبلیغی مقاصد کے تحت ایک عالم کے لیے انتہائی ضروری ہیں کیونکہ انگلش

ایک عالمگیر زبان ہے، اور اس میں تبلیغ کے بہت مواقع ہیں۔

انگریزی زبان کی تعلیم

انگریزی کو ذریعہ تبلیغ بنانے کے لیے اس کا سیکھنا از بس ضروری ہے، اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے دار العلوم کی طرف سے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے انگریزی کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے، ابتدائی کلاسوں کے طلبہ کو تلخ تجربات کے بعد یہ سہولت واپس لے لی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا تمام رجحان بجائے عربی کے انگریزی کی طرف ہو جاتا ہے اور یہ ہمارے نصب العین کے خلاف ہے، جس کو انگریزی پڑھنا ہو اس کے لیے گلی گلی اسکول قائم ہیں۔

وعظ و تقریر

ایک عالم کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ وہ موثر طور پر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کر سکے، اس مقصد کی تکمیل کے لیے ہر جمعرات کو دار العلوم میں طلبہ کا تقریری پروگرام ہوتا ہے جس میں اساتذہ کی زیر نگرانی طلبہ اردو، عربی اور انگریزی میں وعظ و تقریر کرتے ہیں۔

مقابلہ مضمون نویسی

ایک عالم کے لیے تحریر کا فن جاننا ضروری ہے تاکہ تصنیف و تالیف کا کام ہو سکے اور دشمنان اسلام کا تحریری میدان میں مقابلہ ہو سکے اس ہدف کو پورا کرنے کے لیے طلبہ کو مضمون نویسی سکھائی جاتی ہے

مدرسۃ البنات

ہمارے ملک میں مردوں کو دین کی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کا تو انتظام ہے لیکن خواتین کی دینی تعلیم پر توجہ نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ یہ حقیقت کچھ محتاج بیان نہیں کہ بچہ کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہوتی ہے خاص طور پر بچیوں کی دینی تربیت کی تمام تر ذمہ داری خواتین پر ہی ہے، مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس محاذ پر سخت ناکام ہیں، خواتین میں دین کی تبلیغ کے مقابلہ میں سرد مہری ہے ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کی ۸۰ فیصد خواتین سے زائد خواتین

مذہب کی پابند نہیں لیکن اس ملک میں چند فیشن ایبل مغربی تہذیب کی دلدادہ امراء و افسران کی بیگمات سڑکوں پر اسلام کے خلاف مظاہرے کرتی نظر آتی ہیں اور اسلام سے بیزار طبقہ ان کو تمام پاکستانی خواتین کا نمائندہ قرار دیتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دیندار خواتین ان کے مقابلہ میں بے اثر ہیں اور ان کی کوئی آواز نہیں، ان حالات میں بے انتہا ضروری ہے کہ خواتین کی مذہبی تعلیم و تربیت کا وسیع پیمانے پر انتظام ہو تاکہ لادینیت کے سیلاب کے سامنے ایک مضبوط بند باندھا جا سکے اس ضرورت کے پیش نظر دار العلوم کے منتظمین نے ایک جامع پروگرام ترتیب دیا ہے، جس کے پہلے مرحلہ میں زمین کا حصول، ایک اقامتی دار العلوم کا قیام، خواتین کو دار العلوم تک لانے کے لیے ٹرانسپورٹ کا انتظام شامل ہے۔

مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(۶) آج کل اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ممبر ہیں۔

تصنیف وتالیف: بیس٢٠ اُردو، عربی کتب کے مصنف ہیں۔

وعظ وتقریر: تیس٣٠ سال سے وعظ وتقریر کے ذریعہ امت مسلمہ کی اصلاح وہدایت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

پروفیسر منیب الرحمٰن

حضرت مولانا پروفیسر منیب الرحمٰن صاحب دارالعلوم نعیمیہ کے ٹرسٹی اور جنرل سیکریٹری ہیں، بہترین مدرس صاحب طرز قلمکار، اور اعلیٰ خطیب ہیں۔

تعلیمی استعداد - (۱) ایم - اے (معارف اسلامیہ)

(۲) ایل - ایل - بی -

(۳) بی - ایڈ -

(۴) فاضل درس نظامی -

(۵) فاضل عربی -

(۶) الشهادة العالیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ (مساوی ایم - اے عربی واسلامیات)

تجربہ (۱) صدر شعبہ معارف اسلامیہ علامہ اقبال گورنمنٹ کالج کراچی

(۲) ڈگری کالج کی سطح پر تدریسی تجربہ ۱۸ سال

(۳) علوم اسلامیہ وعربیہ کا تدریسی تجربہ - ۱۸ سال

(۴) - بحیثیت خطیب - جامع مسجد اقصیٰ بلاک ۱۵ فیڈرل "بی" ایریا ۲۴ سال - ٹی وی اور ریڈیو سے بھی آپ کی تقاریر نشر ہوتی ہیں۔

اضافی قابلیت (۱) سابق ڈائریکٹر آف اسلامک اسٹڈیز ہانگ کانگ۔

(۲) دینی وعلمی ماہنامہ جریدے کی ادارت ۳ سال -

(۳) برطانیہ، ہانگ کانگ، سنگاپور، جنوبی افریقہ، مارشیس، کینیا، سعودی عرب

منتظمین کا تعارف

ادارے کے ٹرسٹی حضرات کا اجمالی تعارف کرا دینا مناسب ہوگا تاکہ قارئین منتظمین کی صلاحیتوں سے ادارے کا معیار کا اندازہ کر سکیں۔

مفتی سید شجاعت علی قادری

تعلیمی صلاحیت - (۱) فارغ التحصیل درس نظامی، مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان -

(۲) فاضل ادب عربی، پنجاب یونیورسٹی لاہور

(۳) ایم - اے، اسلامیات، کراچی یونیورسٹی -

(۴) ایم - اے عربی، " "

(۵) پی - ایچ - ڈی، " "

(۶) جدید عربی کی تدریس کا ڈپلومہ، ریاض یونیورسٹی، سعودی عرب .

علمی خدمات (۱) تقریباً پندرہ سال تک بحیثیت صدر مدرس اور مفتی دارالعلوم امجدیہ - کراچی - میں خدمات انجام دیں۔

(۲) تقریباً دس سال سے دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں بحیثیت شیخ الحدیث و مفتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(۳) تقریباً ۱۲ سال تک لیاقت گورنمنٹ کالج اور سراج الدولہ کالج میں بحیثیت لیکچرار تدریس کی۔

(۴) دو سال تک کراچی یونیورسٹی میں بحیثیت استاذ مساعد شعبہ عربی میں تدریسی خدمات انجام دیں

(۵) ۶ سال تک فیڈرل شریعت کورٹ، پاکستان میں بحیثیت سینیئر جج خدمات انجام دیں۔

عراق، متحدہ عرب امارات کے مطالعاتی دورے اور کانفرنسوں میں شرکت۔

اعزازی مناصب (۱) جنرل سیکریٹری دارالعلوم نعیمیہ ٹرسٹ،
(۲) مشیر وفاقی عدالت پاکستان،
(۳) رکن رویت ہلال کمیٹی صوبہ سندھ،
(۴) رکن شعبۂ امتحانات تنظیم المدارس پاکستان،
(۵) رکن (ماہر مضمون عربی) سلیکشن بورڈ جامعہ کراچی،
(۶) رکن بورڈ آف اسٹڈیز (شعبہ عربی) جامعہ کراچی،
(۷) مزید یہ کہ عربی، انگریزی، اردو پر تحریراً و تقریراً عبور ہے۔ متعدد تصانیف مارکیٹ میں آچکی ہیں۔

مولانا جمیل احمد نعیمی (۱) آپ بحر العلوم مخزن عربیہ کراچی کے فارغ التحصیل ہیں، اور حضرت تاج العلماء مفتی محمد عمر النعیمی رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں، بے مثل خطیب اور صاحب طرز ادیب ہیں اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک مدرس ہیں، کتب بینی کا بیحد شوق ہے، بلا کا حافظہ پایا ہے ہزاروں کتب کا تعارف ازبر ہے، تاریخ علماء پر عبور ہے، ملک و ملت کی اہم تحریکوں میں ہمیشہ فعال کردار ادا کیا ہے، مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ رہ چکے ہیں، آج کل جمیعت العلماء پاکستان صوبہ سندھ کے صدر ہیں، آپ دارالعلوم میں تدریس کے علاوہ دارالعلوم کے ناظم تعلیمات بھی ہیں تصنیف و تالیف کے علاوہ الشہادۃ العالمیہ کی سند بھی رکھتے ہیں نیز یہ کہ سبز مسجد صرافہ بازار میں ۳۴ سال خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد اطہر نعیمی حضرت مولانا محمد اطہر نعیمی، تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر نعیمی رحمہ کے خلف اکبر ہیں، آج کل جامع مسجد آرام باغ میں اعزازی خطیب ہیں، دارالعلوم کے ٹرسٹی اور مفتی ہیں۔

مولانا حافظ محمد ازہر نعیمی آپ تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمیؒ کے صاحبزادے ہیں، جامع مسجد آرام باغ کے پیچھے ہارڈ ویئر کی دکان ہے، کاروباری مصروفیات کے علاوہ دین و مسلک کے ہر کام میں پیش پیش رہتے ہیں، دارالعلوم کی مسجد نعیمی میں ہر سال تراویح میں ختم قرآن کرتے ہیں۔

مولانا اقبال حسین نعیمی آپ تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ آج کل دارالعلوم میں امور طلبہ کے انچارج ہیں، نیز دارالعلوم کا دفتر نظام بھی آپ ہی کے سپرد ہے۔ آپ کراچی کے معروف خطیب ہیں، جامع مسجد مکرانی اور جامع مسجد رحمانیہ طارق روڈ پر خطابت کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ آج کل مسجد نعیمی دارالعلوم نعیمیہ میں خطیب ہیں، محکمہ اوقات کی طرف سے ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر ہیں

مولانا سراج احمد نعیمی آپ تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمیؒ کے تلامذہ میں سے ہیں اہل سنت و جماعت کی تمام تحریکوں میں نمایاں حصہ لیتے ہیں، کچھ عرصہ دارالعلوم کی لائبریری میں خدمات انجام دیں، نیز تدریس بھی کرتے رہے ہیں، محکمہ تعلیم سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد آج کل تمام وقت مذہبی سرگرمیوں کے لیے وقف کیا ہوا ہے۔

اہم شخصیات کے تاثرات

دارالعلوم میں مختلف اوقات میں ملک و ملت کی اہم شخصیات تشریف لاتی رہتی ہیں، یہ حضرات معائنہ کے بعد اپنے تاثرات ایک رجسٹر میں تحریر فرماتے ہیں ہم نے بعض شخصیات کے تاثرات یہاں نقل کیے ہیں۔

حضرت علامہ مولٰنا محمد اختر رضا خان بن ابراہیم رضا خان بن حامد رضا خان بن اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وآلہٖ وصحبہ الکرام اجمعین۔

فقیر سراپا تقصیر آج بتاریخ ۲۳ رجب ۱۴۰۴ھ بروز پنجشبہ دارالعلوم نعیمیہ میں حاضر ہوا، ہمیشہ کی طرح اس بار بھی دارالعلوم کی عمارت و حسن نظم دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور مدرسین و طلبہ و منتظمین کی عنایات سے خوشی دوبالا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم نعیمیہ کو فروغ واستحکام اور منتظمین و معاونین و مدرسین و طلبہ کو برکات دارین سے نوازے۔ آمین۔

وصلی علیٰ سیدنا محمد معدن الجود والکرام وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہٗ
۲۳ رجب ۱۴۰۴ھ
۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء
نزیل کراچی

حضرت علامہ مولٰنا سید محمد مختار اشرف دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ المختار

آج ۱۴ ار اپریل ربیع الآخر شریف ۱۳۹۷ھ مطابق ۴ ر اپریل ۱۹۷۷ء یوم دوشنبہ مبارکہ کو مولوی اطہر اشرفی نعیمی کی درخواست پر دارالعلوم نعیمیہ کا معائنہ کیا چند کمرے تعمیر ہو چکے ہیں اور مسجد و دیگر مدرسہ کے کمرے زیر تعمیر ہیں حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ کی روحانی توجہ سے یہ ادارہ ترقی کر رہا ہے معاونین و اراکین مدرسہ کی دلچسپی اور ان کی خدمات قابل قدر ہیں مالک و مولیٰ اہل خیر حضرات کو توفیق عطا فرمائے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس چمن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پھول کھلیں جو اپنی خوشبو سے عالم کو مہکائیں اور یہ ادارہ ہمیشہ سبز و شاداب رہے۔ آمین یا مجیب السائلین

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین کچھوچھہ شریف ضلع
فیض آباد مقیم حال کراچی۔ پاکستان

حضرت علامہ سید محمود احمد ابن سید ابوالبرکات قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر نے آج مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۷۷ء کو دارالعلوم نعیمیہ میں حاضری دی ماشاءاللہ

مدرسہ کا نظم ونسق نہایت بہتر ہے تعمیر کا سلسلہ بھی جاری ہے اور انشاءاللہ العزیز یہ مدرسہ اہلسنت کے عظیم دینی اداروں کی شکل اختیار کرے گا۔

دارالعلوم کے مہتمم وناظم صاحبان اس دارالعلوم کو ایک عظیم دینی ادارہ کی صورت میں پیش کرنے کے لیے خلوص کے ساتھ سرگرم عمل ہیں اہل خیر کا یہ فرض ہے کہ وہ دارالعلوم سے تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

سید محمود احمد رضوی

ناظم دارالعلوم لاہور

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم علی گڑھی

آج ۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء کو مجھے دارالعلوم نعیمیہ کے دستار بندی کے جلسہ ونیز صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین قدس سرہٗ کے سالانہ عرس کی تقریب میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ یہ دارالعلوم ایسے حالات میں بھی دینی نیز عقائد کی اصلاحی خدمت انجام دے رہا ہے جبکہ ایسے دینی اداروں کی خصوصاً مملکت العربیہ میں شدید ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں خلوص دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو ترقی کے ذریعہ درجہ عالیہ پر پہنچائے۔ آمین

محمد عبد القیوم

استاذ دینیات شعبہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

یو۔پی بھارت

حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں نے اس دارالعلوم میں اس سے قبل بھی حاضری دی تھی جبکہ درس کا افتتاح تھا اور پھر اس کے بعد دورہ حدیث شریف کے افتتاح کے موقع پر بھی حاضری دی تھی اور آج پھر دورہ حدیث کی اس جماعت کی دستار بندی اور عرس حضرت قبلہ صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے موقع پر حاضری دی ان تینوں ادوار میں بہت کچھ علمی وتعمیری ترقی کا بچشم خود معائنہ کر رہا ہوں اور مجھے مسرت ہے کہ اب کراچی میں اہل سنت کے یہ مدارس اپنے کنج خمول سے باہر آکر دینی تعلیم کے نشر واشاعت میں اچھی طرح سے آگے بڑھ رہے ہیں، اراکین ومہتممین اور بانیان دارالعلوم ہذا کو مبارکباد دیتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ مسلک اہلسنت وجماعت کی پوری پوری خدمت کرکے کراچی اور پاکستان کو زیادہ سے زیادہ روشن کرنے کی توفیق رفیق اللہ تعالیٰ عنایت فرمائے گا آمین

۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء

علامہ عبد المصطفیٰ الازہری

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی

حضرت علامہ مفتی محمد عبد اللہ النعیمی

٧٨٦
٩٢

آج ۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء کو دار العلوم نعیمیہ میں اپنے استاذ مکرم استاذ العلماء مولانا الحاج الحافظ الحکیم محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ العزیز کے عرس مبارک اور دار العلوم نعیمیہ جو میرے استاذ مکرم تاج العلماء مولانا الحاج مفتی محمد عمر صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ وجاوید یادگار ہے کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر حاضری کا شرف حاصل ہوا، دار العلوم کی ترویج وترقی دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا مجھے یہ کہتے ہوئے فخر ہے کہ آج برصغیر میں مدارس اہل سنت جو ضیاء پاشیاں کر رہے ہیں ان کے خادمین ومعاونین سے سلسلہ نعیمیہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، میں کارکنان دار العلوم نعیمیہ کو ان کی حسن کارکردگی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ رب کریم اس گلشن نعیمی کی خوشبو سے تمام عالم کو مہکائیں اور اس ادارہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الفقیر محمد عبد اللہ نعیمی
ناظم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ صاحب داد گوٹھ
ملیر کراچی
۲۵، دسمبر ۱۹۷۷ء

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور

آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۷۸ء کو دار العلوم نعیمیہ کراچی میں حاضر ہوکر دار العلوم کی تعمیر وتعلیم کی کارکردگی اور منصوبے کو دیکھنے کا موقع نصیب ہوا، بحمدہ اللہ تعالےٰ دار العلوم کے اساتذہ اور طلبہ کو تدریس میں مشغول پایا اور ان کی محنت اور خلوص سے کافی اثر پذیر ہوا، مولیٰ تعالیٰ دار العلوم کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور اس کو ترقی اور تکمیل کے مراحل پر فائز فرمائے۔ آمین

محمد حسین نعیمی
۱۱-۱-۷۸

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار العلوم نعیمیہ میں آج حاضری ہوئی دار العلوم کی تعمیری اور تعلیمی سرگرمیوں کو دیکھنے کا موقع ملا یہ دیکھ کر خوشی ہوئی دار العلوم کے تمام شعبہ جات میں نہایت نظم وضبط سے کام ہو رہا ہے مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اہل سنت کی یہ دینی درسگاہ مسلک کی مرکزی درسگاہ ہوگی جس سے دینی خدمات کے شعبہ جات میں دیگر مدارس رہنمائی حاصل کریں گے، میری یقین کی بنیاد یہ ہے کہ تین سال قبل یہ ناچیز کراچی حاضر ہوا تو اس وقت دار العلوم کی یہ جگہ غیر آباد خالی پلاٹ تھا مگر اب میں حاضر ہوا تو تعمیرات جن میں دار العلوم کے متعدد کمرے برآمدے

مسجد کی تعمیر دیکھ کر تعجب ہوا پھر بڑی خوشی کا موجب یہ کہ تعمیرات کے ساتھ تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں دوسری بنیاد یہ ہے کہ دار العلوم کی انتظامیہ اور عملہ میں ہم آہنگی ہے جس سے کارکردگی میں خلوص قائم رہیگا تیسری بنیاد یہ ہے کہ اس ٹیم کا سربراہ ایک حساس، مخلص اور جامع شخصیت ہے جس کی رہنمائی میں انتظامیہ اور عملہ اور ان کی کارکردگی میں ترقی قائم و دائم رہیگی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دار العلوم نعیمیہ کو پوری ملت کی رہنمائی کا موجب بنائے۔ آمین

محمد عبد القیوم

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۶۔۲۔۷۸

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دار العلوم نعیمیہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کیا جس کو علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب نے اپنے رفقا کے تعاون سے قائم کیا ہے حضرت علامہ موصوف سے عرصہ دراز سے متعارف ہوں آپ ملک کے معروف اہل علم اور قلم حضرات میں سے اپنی اور دنیاوی اور جدید و قدیم دونوں علوم پر یکساں عبور رکھتے ہیں اس مدرسہ کے قیام سے پہلے آپ نے بے شمار ایسے علماء تیار کیے جو اسکولوں اور کالجوں میں پہنچ کر شعبہ اسلامیات میں اپنے مسلک تبلیغ کے جذبہ سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور اسی پر اس دار العلوم نعیمیہ میں بھی علماء کی ٹیم تیار کر رہے ہیں اور اس کا سبب اللہ تعالیٰ کا خصوصی

فضل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نظر عنایت ہے اور آپ کی خدمات کی مقبول بارگاہ ہونے کی علامت ہے اللہ تعالیٰ اس دار العلوم کو حضرت کی قیادت میں قائم و دائم رکھے اور تعمیر و ترقی میں روز بروز زیادتی فرمائے۔ آمین

غلام رسول سعیدی غفرلہ

خادم الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

۶۔۲۔۷۸

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

آج دار العلوم نعیمیہ میں حاضر ہو کر نئی تعمیر، نئے اندازِ فکر اور جدید اندازِ تعلیم کے دیکھنے سے فرحت و مسرت حاصل ہوئی امید ہے کہ دار العلوم کی منتظمہ کے جواں سال جواں ہمت اور جدید و قدیم تعلیم کے حامل علماء کی مساعی جمیلہ کی بدولت مستقبل میں یہ دار العلوم نہ صرف کراچی بلکہ پورے پاکستان میں امتیازی مقام حاصل کر جائے گا۔ مولائے کریم اس دار العلوم کو دین متین کی تبلیغ و تقویت کا مرکز بنائے۔ آمین۔

بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد عبد الحکیم شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۷، صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

شیخ القراء قاری کرامت المدنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ۔

انی سعید جداً بانی تشرفت بزیارۃ دار العلوم النعیمیۃ وسررت کثیراً بالطریقۃ والعلوم الدینیۃ التی تدرس فی ہٰذہ المدرسۃ، ارجو من اللہ ان یوفق مدرسی ہٰذہ المدرسۃ کل التقدم والازدہار نحو نصرۃ الاسلام والمسلمین وہو ولی التوفیق

المخلص

قاری کرامت قاری

۲۲-۴-۱۳۹۹ھ

المدینۃ المنورۃ شارع عبد العزیز

علامہ ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی شیخ الفقہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور

آج چھ جون ۱۹۸۱ء کو برادرم مولینا سید شجاعت علی قادری کے ہمراہ جامعہ نعیمیہ کو دیکھنے کا موقعہ ملا جامعہ کے اساتذہ سے بھی ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس ادارے میں تعلیم بہت اچھے انداز سے ہو رہی ہے۔ اور طریق تعلیم میں جدید طریقے اپنا کر اس کی افادیت کہیں زیادہ بڑھا دی گئی ہے، مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ یہاں طلبہ کو مستقبل کا قابل قدر عالم دین بنانے کے لیے ان کی عزت نفس کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے جامعہ میں جس قدر عمارت بن چکی ہے بڑی دیدہ زیب

ہے اور نقشے پر نظر ڈالنے سے دوسری عمارات کا اندازہ ہوا، اراکین جامعہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ اس ادارے کو بہت عظیم ادارہ بنانے میں رات دن لگے رہے اور لگے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو کامیاب بنائے۔ ہمارے بیشتر دار العلوم میں اچھی لائبریریوں کی بہت کمی ہوتی ہے اس ادارے کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں بہت شاندار لائبریری بنائی جا رہی ہے۔

حسن الدین ہاشمی

۶-۶-۸۱ء

علامہ پیر محمد کرم شاہ جج فیڈرل شریعت کورٹ (سپریم کورٹ بینچ) وزیب سجادہ آستانہ بھیرہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج ۸۱-۹-۳۰ مطابق یکم ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ دار العلوم نعیمیہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا یہاں کے اساتذہ خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولٰنا سید شجاعت علی قادری اور طلبہ کے پر عزم چہروں کو دیکھ کر روحانی مسرت ہوئی نئی عمارت بڑی پر فضا اور دلکش ہے میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس دینی درسگاہ کو مثالی درسگاہ بنائے اور یہاں کے تعلیم یافتہ طلبہ روشن دماغ بھی ہوں اور روشن ضمیر بھی ان کے وجود سے ملکی فضا عشق الٰہی اور محبت مصطفوی کے جذبات سے معمور ہو جائے۔ آمین

کرم شاہ سجادہ نشین بھیرہ، یکم ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد خاتم النبیین
وعلیٰ آلہ وصحبہ الطاھرین وبعد۔
تشرفت بزیارۃ ھذہ المدرسۃ الاسلامیۃ الکریمۃ فادعو
للسادۃ علماء الدین التقدم والازدھار فی ظل المبارک الاسلامیہ
واللہ أسال أن یوفق لجمیع لخدمۃ الاسلام الحنیف۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخوکم فی اللہ عبد الوھاب الشما
امام وخطیب جامع النبی یونس علیہ السلام
فی مدینۃ الموصل عضو المجلس الوطنی العراق
۷۱/۸/۱۹۸۷م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔
ولقد سررنا عند زیارۃ ھذہ المدرسۃ الاسلامیہ العظیمۃ صالمنا ہ
من تفانی فی طلب العلم وخدمۃ الشریعۃ الاسلامیہ۔
أسال اللہ تعالیٰ لنا ولھم التوفیق والنجاح فی طریقہ احیاء التعالیم
الاسلامیہ انہ سمیع مجیب۔

الشیخ حسن الصغیر۔ کربلاء المقدس

میری دیرینہ تمنا تھی کہ میں پاکستان کے عربی مدارس سے تعارف حاصل کروں اللہ کا شکر ہے کہ اس نے تمنا پوری فرمائی اور مجھے سب سے پہلے دارالعلوم نعیمیہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور اس کے اساتذہ، منتظمین سے مل کر بیحد خوشی ہوئی وہ لوگ جس محنت اور جانفشانی سے علمی وتدریسی خدمت انجام دے رہے ہیں اس کا اندازہ کرکے بیحد مسرت ہوئی۔ بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ اس دارالعلوم کو دن دونی رات چوگنی کامیابی عطا کرے اور اس کے بانی کو دارین میں اجر عطا فرمائے۔ آمین

محمد اقبال انصاری
صدر شعبہ اسلامیات
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
۲/۴/۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ وآلہ وصحبہ۔ آمین۔
یہ فقیر اہل سنت وجماعت کی درسگاہ جامعہ نعیمیہ کراچی میں کئی بار حاضری دے چکا ہے اور ہر بار حسن انتظام وتدریس میں مزید اجالا پایا دارالافتاء وادارہ تالیف میں تدریس کے ساتھ قابل فخر کام ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ مفتی اہلسنت علامہ سید شجاعت علی قادری اور ان کے قابل احترام رفقاء کار اور معاونین کو مزید خدمت کی سعادت بخشے اور اس ادارہ کو اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ابو الخیر حسین الدین خادم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم
راولپنڈی، حال کراچی۔ ۲۳ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج مورخہ ۲۸ جون ۸۶ء اتوار کو جامعہ نعیمیہ کراچی میں احقر حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ حاضر ہوا جناب علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب سے ملاقات ہوئی اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات کا موقعہ ملا، مدرسہ کا حسن انتظام اور اساتذہ کرام کے مخلصانہ جذبہ خدمت وتدریس کو دیکھ کر بہت مسرت ہوئی خدا تعالیٰ مدرسہ کو اپنے مقاصد میں ہمیشہ کامیاب رکھے مسلک اہل سنت کی خدمت کا جو عظیم مقصد ہے اس میں تائید غیبی حاصل ہوتی رہے اللہ تعالیٰ بصدقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ اور اساتذہ کرام کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

احقر محمد مکرم احمد شاہی امام وخطیب ومفتی
جامع مسجد دہلی، جانشین نبیرہ حضرت مفتی اعظم شاہ
محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ

آج مورخہ ۱۴ مارچ کو دارالعلوم نعیمیہ کراچی کی زیارت کا شرف حاصل ہوا حضرات علماء کی زیارت بھی ہوئی ملک اور بیرون ملک کے طلباء اور ان کی تعداد بھی دیکھی عمارت کا حسن وجمال بھی دیکھا نظم وضبط کی واضح صورتیں بھی دیکھنے میں آئیں ایک عظیم کتاب خانہ کے نظارے سے بھی مشرف ہوا، دارالطعام کا وسیع ترین کمرہ بھی دیکھا مطبخ اور وہاں کا صاف ستھرا ماحول بھی دیکھا ایک بڑی درسگاہ میں اور بھی دیگر ضروریات کے لیے نہایت صاف ستھرا انتظام دیکھا یہ سب دیدنی نظارے

ہیں صحیح بات تو یہ ہے میرے خیال میں کہ دینی درسگاہیں جو برصغیر میں بہت سی ہیں اور ان سب کے دیکھنے اور بار بار دیکھنے کا مجھے شرف حاصل ہوتا رہا ہے لیکن یہاں کا نظم وسلیقہ زیادہ پسندیدہ نظر آیا اس میں حضرت مہتمم صاحب کی فکری وعملی صلاحیتوں کا بہت بڑا حصہ ہے ان کے رفقاء اساتذہ بھی مستحق تشکر وامتنان ہیں لیکن میں حضرت مفتی علامہ اطہر نعیمی صاحب کی شخصیت وکارگزاری سے بہت متاثر ہوا، فقیر دست بدعا ہے کہ حضرت مہتمم صاحب کو صحت وسلامتی کے ساتھ وافر وسائل بھی مرحمت فرمائے تاکہ موصوف اس قلعہ دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مزین اور منور فرما سکیں۔ آمین

نعیم اشرف جیلانی
سجادہ نشین ضلع یو۔پی۔ انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! میں بے حد مسرور ہوں کہ اس دارالعلوم میں حاضری کا شرف حاصل ہوا حضرات علماء کرام نے جس اخلاق کریمانہ کا مظاہرہ فرمایا اس کا نقش اس فقیر کے قلب پر تاحیات رہے گا۔ رب کریم اس عظیم دینی قلعہ کو دن دونی رات چوگنی ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین

دعاگو۔ محمد سالم
خادم سجادہ آستانہ قادریہ
وخادم مدرسہ قادریہ۔ ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ
۲۳ جنوری ۱۹۹۰ء

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

آج بسلسلہ عرس رضوی ۲۶ صفر المظفر بوقت ۸ بجے شب حاضر ہوا، ماشاء اللہ دار العلوم نعیمیہ کی عمارت نہایت شاندار نمونہ پہ تیار کرنے کا منصوبہ ہے، فی الحال جو عمارت تعمیرات ہو چکی ہے یہ کارکنان دار العلوم کی مساعی کا نتیجہ ہے مجھے امید ہے کہ آئندہ یہ دار العلوم جامعہ بن کر اہلسنت کی خدمت علمی بخوبی انجام دے گا خداوند قدس سرہٗ ان کو اپنے مقاصد کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقیر تقدس علی قادری رضوی
جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ۔
۲۶ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

نصاب درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک)

نمبر شمار	علوم وفنون	کتب سال اول	کتب سال دوم
۱	قرآن	ترجمہ سورہ فاتحہ و بقرہ	ترجمہ سورہ آل عمران وپارہ عم ۳۰
۲	تجوید	پارہ تیس (عم) کے نصف اول اور ربع آخر میں ترتیل وصدا کی مشق	
۳	حدیث		اربعین نووی
۴	فقہ	نور الایضاح	مختصر القدوری
۵	اصول فقہ		اصول الشاشی
۶	صرف	علم الصیغہ از باب سوم تا آخر فصول اکبری	صرف بہترال
۷	نحو	شرح مأتہ عامل	کافیہ
۸	سیرت		سیرت رسول عربی
۹	عربی ادب		المطالعۃ العربیہ
۱۰	عمرانیات	مطالعہ پاکستان میٹرک	مطالعہ پاکستان میٹرک
۱۱	منطق	صغریٰ، اوسط، کبریٰ میزان المنطق، ایساغوجی	مرقات
۱۲	حساب	مطابق نصاب میٹرک	مطابق نصاب میٹرک
۱۳	انگریزی	مطابق نصاب میٹرک	مطابق نصاب میٹرک

تفصیل پرچہ جات

درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک)

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب مع نمبرات	
۱	قرآن و تجوید	ترجمہ قرآن سورہ فاتحہ و بقرہ اور پارہ عمّ ۷۰	فوائد مکیہ ۳۰
۲	حدیث و ادب عربی	اربعین نووی ۴۰	المطالعۃ العربیہ ۶۰
۳	فقہ و اصول فقہ	مختصر القدوری ۵۰	اصول الشاشی ۵۰
۴	صرف	صرف بہتراں ۷۰	فصول اکبری (خاصیات ابواب) ۳۰
۵	نحو	کافیہ	(مسائل و ترکیب) ۷۵ ، ۲۵
۶	منطق	مرقات ۱۰۰	
۷	سیرت و مطالعہ پاکستان	سیرت ۶۰	مطالعہ پاکستان ۴۰
۸	حساب و انگریزی	حساب ۵۰	انگریزی ۵۰

نوٹ: ساتویں اور آٹھویں پرچے میں سے کسی ایک پرچہ میں کامیابی ضروری ہوگی۔

دوسرے پرچے میں کم از کم پچیس فیصد نمبر حاصل کرنا ہوں گے۔

نصاب درجہ ثانویہ خاصہ (ایف اے)

نمبر شمار	علوم و فنون	کتب سال اول	کتب سال دوم
۱	قرآن	ترجمہ سورہ نساء تا اختتام پارہ چودہ۔	ترجمہ سورہ بنی اسرائیل تا اختتام پارہ انتیس ۲۹
۲	حدیث	مشکوٰۃ شریف نصف اول	مشکوٰۃ شریف (بقیہ نصف اول)
۳	فقہ	کنز الدقائق - ہدایہ ربع اول	ہدایہ ربع ثانی
۴	اصول فقہ	نور الانوار	حسامی
۵	نحو	شرح جامی مقدمہ	شرح جامی از مرفوعات تا آخر مجرورات
۶	عربی ادب	سبع معلقات، تاریخ ادب عربی	مقامات حریری
۷	بلاغت	دروس البلاغۃ	مختصر المعانی
۸	منطق	شرح تہذیب	قطبی
۹	فلسفہ	ہدایت الحکمت	ہدایت الحکمت
۱۰	تاریخ اسلام	تاریخ الخلفاء (خلافت راشدہ)	تاریخ الخلفاء (بقیہ از خلافت راشدہ)

تفصیل پرچہ جات

درجہ ثانویہ خاصہ (ایف، اے)

نمبر شمار	عنوان پرچہ جات	کتب مع نمبرات
۱	قرآن پاک	سورۃ نساء تا آخر پارہ ۲۹ ۱۰۰
۲	حدیث شریف	مشکوٰۃ شریف (کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الجنائز، کتاب البیوع ۱۰۰
۳	فقہ	ہدایہ اوّلین ۱۰۰
۴	اصول فقہ	حسامی ۱۰۰
۵	نحو	شرح جامی (از ابتداء تا آخر مجرورات) ۱۰۰
۶	بلاغت	دروس البلاغۃ (بیان وبدیع) مختصر المعانی (فن اول) ۴۰ ۶۰
۷	ادب عربی	سبع معلقات (پہلے تین معلقات) مقامات (پہلے پانچ مقامات) ۲۵ ۵۰ تاریخ ادب عربی ۲۵
۸	منطق وفلسفہ	قطبی (تصورات) ہدایۃ الحکمۃ ۵۰ ۵۰
۹	تاریخ اسلام	تاریخ الخلفاء۔ (خلافت راشدہ) ۱۰۰

نوٹ ا۔ آخری پرچہ اختیاری ہے۔

نصاب درجہ عالیہ (بی۔ اے)

نمبر شمار	علوم وفنون	کتب سال اوّل	کتب سال دوم
۱	تفسیر	جلالین	انوار التنزیل للبیضاوی (سورۃ فاتحہ وبقرہ)
۲	علوم القرآن		الفوز الکبیر فی اصول التفسیر
۳	حدیث	مشکوٰۃ المصابیح (نصف ثانی)	مشکوٰۃ المصابیح (نصف ثانی بقیہ)
۴	علوم الحدیث	شرح نخبۃ الفکر	
۵	علم الکلام	شرح عقائد نسفی	
۶	علم الفرائض		سراجی
۷	علم مناظرہ	رشیدیہ	
۸	فقہ	ہدایہ (ربع ثالث)	ہدایہ (ربع آخر)
۹	اصول فقہ	التلویح علی التوضیح	التلویح علی التوضیح (بقیہ)
۱۰	بلاغت	مطول	
۱۱	عربی ادب	دیوان الحماسہ باب الحماسۃ قصیدہ نمبر ا تا ۱۰۰ باب المراثی قصیدہ نمبر ا تا ۲۵ باب الادب قصیدہ نمبر ا تا ۲۰ باب النسیب قصیدہ نمبر ا تا ۱۵	دیوان المتنبی (منتخب القصائد) ۱۔ القلب اعلم یاعذول بدائہ ۲۔ من الجاذر فی زی الاعاریب ۳۔ یا بی الشموس الجانحات الغواربا ۴۔ لکل امری من دھرہ ماتعودا ۵۔ اساور امر قرن شمس ھذا۔ ۶۔ ای الاعلم واللبیب خبیر ۷۔ تعد المشرفیۃ والعوالی، ۸۔ لاخیل عندک تھدیھا ولامال ۹۔ بقائی شاء لیس ھم ارتحالا۔ ۱۰۔ اذا کان مدح فالنسیب المقدم ۱۱۔ علی قدر اھل العزم تاتی العزائم ۱۲۔ کفی بک داء ان تری الموت شافیا
۱۲	منطق	سلم العلوم	
۱۳	فلسفہ		میبذی
۱۴	تاریخ اسلام		تاریخ اسلام (دور اموی وعباسی)

تفصیل پرچہ جات

درجہ عالیہ (بی۔اے)

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب مع نمبرات
١	تفسیر واصول تفسیر	تفسیر بیضاوی ٧٠، الفوز الکبیر ٣٠
٢	حدیث واصول حدیث	مشکوٰۃ شریف نصف ثانی قصاص ودیت، اداب، حدود، الرقاق ٧٠، شرح نخبۃ الفکر ٣٠
٣	فقہ	ہدایہ آخرین ١٠٠
٤	علم الفرائض واصول فقہ	سراجی ٦٠، توضیح تلویح (تا بحث عام) ٤٠
٥	کلام ومناظرہ	شرح عقائد ٧٠، رشیدیہ ٣٠
٦	ادب عربی وبلاغت	دیوان متنبی (منتخب ابواب) ٣٠، دیوان حماسہ (منتخب ابواب) ٣٠، مطول (تا بحث علم المعانی) ٤٠
٧	تاریخ اسلام	تاریخ الخلفاء (دور اموی وعباسی) ١٠٠
٨	فلسفہ ومنطق	سلم العلوم ٥٠، میبذی (از ابتداء تا آخر طبعیات) ٥٠

نوٹ: ساتویں اور آٹھویں پرچے میں سے کسی ایک پرچے میں کامیابی حاصل کرنا ضروری ہے، دوسرے پرچہ میں کم از کم پچیس فیصد نمبر حاصل کرنا ہوں گے۔

نصاب درجہ عالیہ (ایم۔اے)

نمبر شمار	نام کتاب	مضامین
١	صحیح بخاری	جلد اوّل
٢	صحیح مسلم	جلد ثانی
٣	جامع ترمذی	از اوّل تا ابواب السیر
٤	سنن ابن ماجہ	باب فی القدر، ابواب العلم (باب من تعلم القرآن تا من سئل عن علم فکتمہ) کتاب الصوم مکمل، ابواب اللباس، ابواب القبار مع ابواب العیدین
٥	موطا امام مالک	جامع قضاء الصیام، کتاب الرضاع، کتاب العتق والولاء، کتاب الفرائض۔
٦	سنن النسائی	کتاب المیاہ، کتاب المساجد وکتاب القبلۃ، کتاب صلوٰۃ العیدین، کتاب مناسک الحج، کتاب الوصایا، کتاب الاستعاذۃ۔
٧	شرح معانی الآثار	کتاب مواقیت الصلوٰۃ بشمول باب التکبیر عند الرکوع والسجود ورفع الیدین، باب زکوٰۃ ما یخرج من الارض تا کتاب الصیام، باب المتمتع یصوم ایام التشریق تا آخر جلد اول، باب النکاح بغیر ولی عصبۃ، کتاب الایمان والنذور، کتاب الاشربۃ۔
٨	سنن ابی داؤد	صلوٰۃ الخوف ص ١٧٤ تا ٢٠٧، کتاب النکاح، کتاب الجہاد کتاب ماجاء فی ایجاب الاضاحی، کتاب الخراج والامارۃ والفئ، کتاب السنۃ، کتاب الادب،
٩	موطا امام محمد	ابواب وقوت الصلوۃ، باب القراۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام، باب صلوٰۃ الخوف باب الصلوٰۃ علی المیت والدعاء، باب الکنز، باب زکوٰۃ الفطر۔
١٠	تقابل ادیان	تقابل ادیان کا پرچہ یا تنظیم المدارس کی طرف سے دیئے گئے عنوانات میں سے ایک عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھنا ضروری ہوگا۔

تفصیل پرچہ جات

درجہ عالمیہ (ایم۔ اے)

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب مع نمبرات
۱	پہلا پرچہ	صحیح بخاری حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۸۰ ۲۰
۲	دوسرا پرچہ	صحیح مسلم حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۸۰ ۲۰
۳	تیسرا پرچہ	جامع ترمذی حجیت حدیث حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۸۰ ۱۰ ۱۰
۴	چوتھا پرچہ	شرح معانی الآثار موطا امام محمد، حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۴۰ ۴۰ ۲۰
۵	پانچواں پرچہ	سنن نسائی، سنن ابی داؤد، حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۴۰ ۴۰ ۲۰
۶	چھٹا پرچہ	موطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۴۰ ۴۰ ۲۰
۷	ساتواں پرچہ	تقابل ادیان یا مقالہ ۱۰۰

نوٹ:۔ حالات مصنف یا خصوصیات کتب لازمی طور پر عربی میں لکھنا ہونگی

نصاب درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک) برائے طالبات

نمبر شمار	علوم وفنون	کتب سال اوّل	کتب سال دوم
۱	قرآن	سورہ فاتحہ والضحیٰ تا الناس اور سورہ الحجرات کا ترجمہ و مختصر تفسیر۔	سورہ نساء سورہ نور اور سورہ احزاب کا ترجمہ و مختصر تفسیر۔
۲	تجوید	مقدمۃ التجوید، سورہ فاتحہ اور والضحیٰ تا الناس کا حفظ اور ان کی ترتیل اور حدر و مشق۔	پہلے سال پڑھی گئی سورتوں اور مقدمۃ التجوید کا اعادہ نیز سورہ الحجرات اور پارہ عمّ کے نصف ثانی میں حدر و مشق
۳	حدیث	مقدمہ تذکرۃ المحدثین	مختصر از انوار الحدیث کتاب الایمان تا آخر باب سنت و بدعت کتاب الجنائز، کتاب النکاح، کتاب الطلاق،
۴	فقہ	قانون شریعت از نکاح تا آخر (البیوع کے علاوہ)	نورالایضاح (باب زلۃ القاری کے علاوہ)
۵	عقائد	قانون شریعت حصہ عقائد	اعادہ قانون شریعت
۶	اختلافیات	علم القرآن سے اختلافی مسائل کی آیات	اعادہ علم القرآن
۷	صرف	صرف بہائی، میزان الصرف	منشعب، پنج گنج
۸	نحو	تسہیل النحو	بقیہ تسہیل النحو
۹	ادب عربی	لغۃ الاسلام	المطالعۃ العربیہ
۱۰	سیرت	سیرت رسول (پہلے چار باب و نواں باب)	سوانح کربلا (خلفاء راشدین) و اعادہ سیرت رسول عربی

تفصیل پرچہ جات

درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک) برائے طالبات

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب مع نمبرات
۱	قرآن و تجوید	منتخب سورتیں ۸۰، مقدمۃ التجوید و حدر و مشق ۲۰
۲	حدیث و اصول حدیث	انوار الحدیث منتخب ابواب ۷۰، اصول حدیث ۳۰
۳	فقہ	قانون شریعت و نور الایضاح ۱۰۰
۴	عقائد و اختلافیات	قانون شریعت حصہ عقائد ۵۰، علم القرآن ۵۰
۵	صرف	کتب نصاب ۱۰۰
۶	نحو	نحوی مسائل ۷۰، ترکیب ۳۰
۷	ادب عربی	لغۃ الاسلام ۵۰، المطالعۃ العربیۃ ۵۰
۸	سیرت	سیرت رسول عربی ۵۰، سوانح کربلا ۵۰